نمبر:56

سیرتِ حلبیہ میں تحریف کا تنقیدی جائزہ

(''سیرتِ حلبیہ'' کے اردو ترجمہ میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے پڑپوتے مولوی اسلم قاسمی دیوبندی کی شرمناک تحریف)

مئولف:

میثم عباس رضوی

باہتمام:

راشد انصاری قادری رضوی

(یہ مضمون دوماہی الرضا انٹرنیشنل، پٹنہ جنوری، فروری ۲۰۲۰ میں شائع ہوگیا ہے)

فیضانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کراچی پاکستان

سیرت حلبیہ میں تحریف کا تنقیدی جائزہ

میثم عباس قادری رضوی

''سیرت حلبیہ'' کے اُردو ترجمہ میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے پڑپوتے مولوی اسلم قاسمی دیوبندی کی شرمناک تحریف:

''سیرتِ حلبیہ'' جلد اوّل میں ''باب: تسمیتہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم محمداً و أحمداً'' کے آخر میں میلادُ النبی کے متعلق عربی اقتباس کا مولوی اسلم قاسمی دیوبندی نے مکمل اُردو ترجمہ کرنے کی بجائے اس کی صرف ابتدائی دو سطروں کا اُردو ترجمہ کیا ہے، وہ بھی محض اس لیے کہ ان سطور میں قیامِ میلادِ مروجہ کو اپنی اصل کے لحاظ سے بدعت کہا گیا ہے، ذیل میں مولوی اسلم قاسمی دیوبندی کا کیا گیا نامکمل اور تحریف شدہ اُردو ترجمہ ملاحظہ کریں:

''لوگوں میں یہ عادت پھیل گئی ہے کہ جب آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ولادتِ مبارکہ کا حال سنتے ہیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تعظیم میں کھڑے ہوجاتے ہیں، یہ قیام یعنی کھڑا ہونا بالکل ایک بدعت ہے جس کی (شریعت میں) کوئی اصل نہیں ہے۔''

(سیرتِ حلبیہ، جلد اوّل، نصف اوّل، صفحہ ۲۷۰، مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ مترجم: مولوی اسلم قاسمی دیوبندی، فاضل دیوبند)

دیوبندی مترجم نے اس کے متصل باقی عربی اقتباس کا اُردو ترجمہ اس لیے نہیں کیا کیونکہ اس میں حضرت علامہ حلبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے قیامِ میلاد کو بدعت، لیکن دیوبندیوں کی طرح قبیح بدعت نہیں بلکہ بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت قرار دیا ہے، جلیل القدر علمائے اسلام امام تقی الدین سبکی مصری، امام ابن حجر ہیتمی، امام ابوشامہ شیخ امام نووی، امام سخاوی، امام ابن جوزی، اور امام سیوطی سے قیامِ میلاد و محفلِ میلاد کا جواز بیان کیا ہے، میلاد شریف منانے کو خیر و برکت کا سبب قرار دیا ہے اور بدعتِ حسنہ کے متعلق اہلِ سنت و جماعت کے موقف کی بھرپور تائید کی ہے جو دیوبندی مترجم سے برداشت نہ ہوسکی۔

ذیل میں ''سیرتِ حلبیہ'' سے میلاد شریف کے جواز پر مشتمل مکمل عربی اقتباس اور پھر اُس کا اردو ترجمہ ملاحظہ کریں تاکہ میلاد شریف کے متعلق حضرت علامہ حلبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا مکمل موقف اور مولوی اسلم قاسمی دیوبندی کی بددیانتی اور شرمناک خیانت روزِ روشن کی طرح قارئین پر واضح ہوجائے۔

''ومن الفوائد أنه جرت عادة كثير من الناس إذا سمعوا بذكر وضعه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم أن يقوموا تعظيماً له صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، وهذا القيام بدعة لا أصل لها: أي لكن هي بدعة حسنة، لأنه ليس كل بدعة مذمومة۔ وقد قال سيدنا عمر رضي الله تعالى عنه في اجتماع الناس لصلاة التراويح: نعمت البدعة۔ وقد قال العز بن عبد السلام: ان البدعة تعتريها الأحكام الخمسة، وذكر من أمثلة كل ما يطول ذكره۔ ولا ينافي ذلك قوله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: "إياكم ومحدثات الأمور، فان كل بدعة ضلالة" وقوله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: "من أحدث في أمرنا۔ أي شرعنا۔ ما ليس منه فهو رد عليه" لأن هذا عام أريد به خاص۔ فقد قال: امامنا الشافعي قدس الله سره: ما أحدث و خالف كتاباً أو سنة أو اجماعاً أو اثراً فهو البدعة الضلالة، وما أحدث من الخير ولم يخالف شيئاً من ذلك فهو البدعة المحمودة۔ وقد وجد القيام عند ذكر

اسمه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم من عالم الأمة ومقتدى الأئمة دينا وورعا الامام تقي الدين السبكي، وتابعه على ذلك مشائخ الاسلام في عصره، فقد حكى بعضهم أن الأمام السبكي اجتمع عنده جمع كثير من علماء عصر فأنشد منشد قول الصرصري في مدحه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:

قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب
على ورق من خط أحسن من كتب
وان تنهض الأشراف عند سماعه
قياما صفوفا أوجثيا على الركب

فعند ذلك قام الامام السبكي رحمه الله وجميع من في المجلس، فحصل أنس كبير بذلك المجلس، ويكفي مثل ذلك في الأقتداء۔

وقد قال ابن حجر الهيتمي: والحاصل أن البدعة الحسنة متفق على ندبها، وعمل المولد واجتماع الناس له كذلك أي بدعة حسنة، ومن ثم قال الامام أبو شامة شيخ الامام نووي: ومن أحسن ما ابتدع في زماننا ما يفعل كل عام في اليوم الموافق ليوم مولده صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم من الصدقات والمعروفات واظهار الزينة والسرور، فان ذلك مع ما فيه من الاحسان للفقراء مشعر بمحبته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وتعظيمه في قلب فاعل ذلك، وشكر الله على ما من به من ايجاد رسوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أرسله رحمة للعالمين، هذا كلامه۔

قال السخاوي: لم يفعله أحد من السلف في القرون الثلاثة، وانما حدث بعد، ثم لا زال أهل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الكبار يعملون المولد، ويتصدقون في لياله بأنواع الصدقات، ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم۔

قال ابن الجوزي: من خواصه أنه أمان في ذلك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام۔ وأول من أحدثه من الملوك صاحب أربل وصنف له ابن دحية كتابا في المولد سماه "التنوير بمولد البشير النذير" فأجازه بألف دينار، وقد استخرج له الحافظ ابن حجر اصلا من السنة، وكذا الحافظ السيوطي، وردا على الفاكهاني المالكي في قوله: "ان عمل المولد بدعة مذمومة"۔

(السيرة الحلبية وهو الكتاب المسمّى انسان العيون في سيرة الامين والمامون، باب تسمية صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم محمدا واحمدا، صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اب ذیل میں "سیرت حلبیہ" سے میلاد شریف کے بیان پر مشتمل مذکورہ بالا عربی اقتباس کا اردو ترجمہ ملاحظہ کیجیے۔ جس میں حضرت علامہ حلبی، منکرین میلاد کے دلوں کو زخمی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ جس وقت اس عالم میں آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کا ذکر سنتے ہیں تو تعظیما کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور یہ قیام (اگرچہ) بدعت ہے، جس کی کوئی اصل نہیں، لیکن یہ بدعت حسنہ ہے کیوں کہ ہر بدعت مذموم اور بری نہیں ہوتی، حضرت عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے نماز تراویح کے لئے لوگوں کا جمع ہونا دیکھ کر فرمایا: کتنی اچھی بدعت ہے۔ علامہ عز بن عبد السلام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں کہ بدعت کو (اس کی اقسام کے اعتبار سے) پانچوں احکام لاحق ہوتے ہیں اور انہوں نے ہر حکم کی مثالیں بھی بیان فرمائی ہیں جس کا ذکر طویل ہے۔ اور یہ آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ان فرامین: "نئی نکالی ہوئی چیزوں سے بچتے رہو، پس بیشک ہر بدعت گمراہی ہے" اور "جس نے ہمارے امر یعنی شریعت میں نئی بات نکالی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ اس پر مردود ہے"، کے منافی نہیں کیونکہ یہ لفظ عام اور اس کی مراد خاص ہے۔ ہمارے امام محمد بن ادریس شافعی قدس سرہ نے فرمایا: "جس نے کوئی نئی بات نکالی اور قرآن، سنت، اجماع یا اثر کی مخالفت کی تو وہ بدعتِ ضلالہ ہے اور جو اچھی چیز نکالی اور ان میں سے کسی کی مخالفت نہ کی تو وہ بدعتِ محمودہ ہے"۔ اور آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے

اسمِ مبارک کے ذکر پر اُمتِ اسلامیہ کے عالم اور دین و ورع (پرہیزگاری) میں ائمہ کے مقتدی، امام تقی الدین سبکی مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (متوفی ۷۵۶ھ) کا قیام دیکھا گیا ہے اور ان کے زمانے کے مشائخ اسلام نے ان کے اس عمل کی پیروی کی ہے۔ چنانچہ ان لوگوں میں سے بعضوں نے حکایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) امام سبکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے سامنے ان کے عہد کے علماء کی ایک بڑی جماعت تھی کہ کسی نے (ابو زکریا یحییٰ بن یوسف) صَرصَری (بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ۔ متوفی ۶۵۶ھ) کا قصیدہ در مدح خیر البریہ پڑھا۔

"جناب محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح کے لیے یہ بہت ادنیٰ سی بات ہے کہ اس کو چاندی کی تختی پر آبِ زر سے بہت ہی اچھے خوشنویس سے لکھوایا جائے۔ اور (ضروری ہے) کہ شرفا (آپ کی مدح) سُن کر صفوں میں کھڑے ہو جائیں یا (اگر سوار ہوں تو) سواریوں پر گھٹنوں کے بَل ہو جائیں"۔

یہ سنتے ہی امام سبکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اور سب اہلِ مجلس کھڑے ہو گئے۔ تو اس مجلس سے بڑی اُنسیت حاصل ہوئی اور پیروی کے لیے اس جیسا واقعہ کافی ہے۔

ابن حجر ہیتمی نے کہا ہے:

"خلاصہ یہ کہ بدعتِ حسنہ کا مستحب ہونا متفق علیہ ہے، اور مولد شریف منانا اور اس کے لیے لوگوں کا جمع ہونا ایسا ہی ہے یعنی بدعتِ حَسَنَہ"۔

اس وجہ سے امام ابو شامہ شیخ امام نووی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا:

"ہمارے زمانے میں ایجاد ہونے والی اچھی چیزوں میں وہ ہے جو ہر سال آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یومِ ولادت کے موافق دن کو صدقات و خیرات نیز زینت اور سرور کا اظہار کیا جاتا ہے، پس بیشک اس میں فقرا کے لئے بھلائی پائی جانے کے ساتھ یہ عمل اپنے کرنے والے کے دل میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اور تعظیم ہونے کی بھی خبر دیتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جو اس نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تخلیق فرما کر احسان کیا، جنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا"۔ یہ امام نووی کا کلام ہے۔

امام سخاوی نے کہا ہے:

"قرونِ ثلاثہ میں اسلاف میں سے کسی نے یہ عمل نہیں کیا بلکہ یہ اس کے بعد ایجاد ہوا، تمام اطراف و اقطار اور بڑے بڑے شہروں میں سے اہلِ اسلام میلاد کرتے، اس کی رات میں قسم قسم کے صدقات کرتے اور مولود شریف پڑھنے کا اہتمام کرتے رہے ہیں اور اس کی برکتوں سے ان پر ہر فضلِ عمیم ظاہر ہوتا ہے"۔

ابن جوزی کہتے ہیں:

"محفلِ میلاد کے خواص میں سے ہے کہ یہ مبارک عمل اس سال بھر میں امان اور مقصد و مراد کے جلد حصول کی بشارت ہے۔ بادشاہوں میں سے سب سے پہلے محفل میلاد کرنے والے شاہِ اربل ہیں، ابن دحیہ نے ان کے لئے میلاد شریف کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "التنویر بمولد البشیر النذیر" رکھا تو شاہ اربل نے انہیں ایک ہزار دینار ہدیہ پیش کیا"۔

حافظ ابن حجر، اسی طرح حافظ سیوطی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی نے اس کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور فاکہانی مالکی کے اس قول میں ان کا رد کیا ہے کہ عملِ مولود بدعتِ مذمومہ ہے"۔

قارئین! آپ نے "سیرتِ حلبیہ" سے میلاد شریف کے متعلق مکمل عربی اقتباس اور اس کا اُردو ترجمہ ملاحظہ کیا، جس میں حضرت علامہ حلبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بدعتِ حَسَنَہ کے متعلق ہم اہلِ سنت و جماعت کے موقف کی تائید کی ہے۔ میلادُ النبی منانے کو خود بھی جائز کہا ہے اور جلیل القدر علمائے اسلام سے بھی اس کا جواز ثابت کیا ہے۔ لیکن افسوس کہ خائن و بددیانت مترجم نے اس حصہ کا ترجمہ نہ کر کے شرمناک علمی بددیانتی کا مظاہرہ کیا ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

